بیرون ملک تحفظ ختم نبوت محاذ پر بیداری کے آثار

اجالا/عبدالقدوس محمدی

حال ہی میں قادیانیوں نے اپنے تین سو سالہ لائحہ عمل کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق قادیانیوں نے اپنی زندگی کی ایک صدی مکمل کر لی ہے ۔دوسری صدی کو وہ قادیانیت کی تشہیر وتبلیغ اور پرچار کے طور پرمنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جبکہ تیسری صدی میں وہ نام نہاد عالمی قادیانی خلافت کے قیام کا منصوبہ بنائے بیٹھے ہیں ۔اس صدی میں وہ دنیا میں صیہونی ریاست کی طرز پر ایک قادیانی ریاست یعنی اسرائیل جیسا ایک عجمی مرزائیل قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔قادیانیوں کی پہلی صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شرمناک موت بھی ہے اور مرزا بشیر الدین کے حیاء سوز کرتوت بھی ،اس صدی میں قادیانی اور لاہوری گروپوں کی جوتیوں میں بٹتی ہوئی دال بھی ہے اور نام نہاد خلافت کے جھگڑے بھی ،اس صدی میں 7 ستمبر 1974 کا عہد ساز دن بھی ہے اور 1984 کا امتناع قادیانیت آرڈیننس بھی ،اس صدی میں کشمیر سے لے کر بنگلہ دیش تک اور انڈونیشیا سے لے کر کویت تک قادیانیوں کی شکست کی داستانیں رقم ہیں اور امید ہے کہ اگلی دو صدیوں کے بارے میں ان کے بلیوں والے خواب بھی کبھی حقیقت کا روپ نہیں دھار پائیں گے مگر اس وقت حالت یہ ہے کہ ہر جگہ ان کی سرگرمیوں میں تیزی دکھائی دے رہی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی نام نہاد خلافت کے قیام کا منصوبہ بناتے ہوئے مسلمان کو دھمکیاں دینے پر اتر آئے ہیں ایسے میں تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم عمل جماعتوں اور افراد کے ہاں تو فکرمندی بھی پائی جاتی ہے اور بیداری بھی لیکن جب تک بحیثیت امت ہم نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا تب تک بات نہیں بنے گی ۔انہی سطور میں وطن عزیز میں تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت کے تعاقب کے حوالے سے خدمات کی تفصیلات وقتاً فوقتاً آپ حضرات کے سامنے آتی رہی ہیں ،آج بیرون ملک بالخصوص برطانیہ میں قادیانیت کے تعاقب کے حوالے سے جاری کوششوں کا مختصر سا جائزہ پیش کیا جارہا ہے تا کہ اس محاذ پر کام کرنے کا احساس بھی بیدار ہو اور حوصلہ بھی نصیب ہو۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا تھا ’’اگر قادیانی چاند پر بھی چلے گئے تو وہاں بھی ان کا تعاقب کیا جائے گا‘‘ ان دنوں تحفظ ختم نبوت محاذ پر سرگرم عمل مختلف جماعتیں اور حضرات حضرت جالندھریؒ کے اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں ۔آپ کے علم میں ہوگا کہ مرزا طاہر نے پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا کے مصداق پاکستان سے بھاگ کر لندن میں پناہ لی تھی اور وہاں جا کر ایک نہاد اسلام آباد قائم کر کے دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے لگا تو مجاہدینِ ختم نبوت نے اس کے تعاقب کا عزم مصمم کیا اور جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کا قصد کر لیا۔اس وقت سے لے کر آج تک علماء کرام، مجاہدین ختم نبوت اور مبلغین ومقررین قادیانیوں کی فتنہ انگیزیوں سے قوم کو آگاہ کرنے میں مشغول ہیں۔

آپ بیرون ملک تحفظ ختم نبوت محاذ پر بیداری اور سرگرمی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ صرف اس ماہ میں برطانیہ میں اوپر تلے متعدد ختم نبوت کانفرنسز منعقد ہو رہی ہیں ۔12 جولائی کو برمنگھم، ۱۹ جولائی کو لندن میں ختم نبوت یوتھ کانفرنس اور 26 جولائی کو علامہ خالد محمود کی قیادت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ۔دوسرا منفرد پروگرام ختم نبوت اکیڈمی کے زیر اہتمام منعقد ہوگا۔ختم نبوت اکیڈمی مستعد اور سیماب صفت مجاہد ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن باوا اور ان کے باہمت اور باصلاحیت صاحبزادہ مولانا سہیل باوا کی نگرانی میں تحقیق وتبلیغ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت ،جدید انداز سے مناظروں اور مختلف طبقات کے لیے سیمینارز اور تقریبات کے اہتمام کے حوالے سے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے ۔عبدالرحمٰن باوا اور سہیل باوا کے ناموں کے ساتھ ’’باوا‘‘ کا لفظ پڑھ کر اور سن کر یوں محسوس ہوا کرتا تھا کہ شاید یہ دونوں کوئی بوڑھے بابے ہیں لیکن ان کے کام کی تفصیلات اور ان کی خدمات کی کارگزاری سامنے آئی تو اندازہ ہوا کہ اتنی پھرتی اور مستعدی تو جوانوں بلکہ نوجوانوں کے بس کی بات نہیں ۔سو ان دونوں ’’باووں‘‘ نے نوجوانوں کے لیے یوتھ کانفرنس کا فیصلہ کیا ہے جس میں سابق قادیانی رہنما شاہد کمال ،مظفر احمد اور جرمنی سے منیر شاہ صاحب بھی شریک ہوں گے اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مصداق قادیانیت کے بخیے ادھیڑیں گے ۔اور تیسرا اہم ترین پروگرام 26 جولائی کو علامہ خالد محمود کی قیادت میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس ہے بیرون ملک تحفظ ختم نبوت محاذ پر بیداری کی اس لہر میں عالمی مجلس ختم نبوت کے وفد کے علاوہ مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کے روح رواں جناب عبداللطیف خالد چیمہ کے دورے اور نامور مذہبی سکالر مولانا زاہد الراشدی کی تگ ودو کا بھی بڑا حصہ ہے جبکہ برطانیہ کی سطح پر مذکورہ شخصیات کے علاوہ حافظ محمد اقبال رنگونی ،قاری تصور الحق ،مولانا رضاء الحق ،مولانا امداد الحسن نعمانی ،مفتی محمود الحسن ،فاضل نوجواں مولانا جمال بادشاہ اور دیگر علماء کرام کا انہیں بھرپور تعاون حاصل ہے اور اُدھر عرب دنیا میں علامہ ڈاکٹر احمد علی سراج نے پوری جماعت کے حصے کا محاذ سنبھال رکھا ہے ۔اللہ رب العزت ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشیں ۔اس وقت اگر تمام مسلمان مجلس تحفظ ختم نبوت ،انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ،مجلس احرار اسلام، ختم نبوت اکیڈمی اور دیگر اداروں اور افراد کی طرح اور بیداری اور احساس ذمہ داری کا ثبوت دیں تو قادیانیت کا قصہ ہمیشہ کے لئے تمام ہوسکتا ہے۔